188415

۱۷۱۵

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩٢٤٥٤٦ Accession No. ٦٥٣٠

Author حسن الطافی مرادہ شیخ سنوسی ہے 6530

Title شیخ سنوسی اور طرز حضرت امام مہدی

This book should be returned on or before the date last marked below.

عجیب وغریب نئے اضافہ کیساتھ چوتھی بار چھپی

هو الکل

یا معین ۶۰۵۳

شیخ سنوسی

اور

Checked 1969.

ظہور حضرت امام مہدی آخر الزمان

کی نسبت مصر بیت المقدس۔ دمشق۔ مدینہ منورہ کے بزرگ مشائخ کی خبریں شہنشاہ انگلستان کے مسلمان ہونے کی پیشین گوئی۔ اسلام و اہل اسلام کا نیک انجام آنیوالے سنسنی خیز انقلابات۔ پُراسرار خواب عربی شائخوں کے غیبی اشارے۔ ہندوستانی مسلمانوں کا ضروری پروگرام قطب مصر حضرت مولانا الشیخ عبد الفتاح کے دست مبارک کی اور مقتدائے فرقہ بابیان جناب عبد البہا عباس افندی کی خاص قلمی تحریریں

جنکو

امام الصوفیہ سیدی مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی خواہرزادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رح و دبیر حلقہ نظام المشائخ دہلی نے اپنے سفر مصر شام و حجاز کے تازہ مشاہدات سے مرتب کیا۔ خاکسار عالم غلام نظام الدین تاجر کتب دہلی نے بماہ شعبان سنہ ۱۳۳ ھ منزلگاہ حلقہ نظام المشائخ دہلی فیض بازار سے شائع کیا اور

در زنانہ برقی پریس دہلی باہتمام شیخ عبد العزیز پرنٹر چھپوایا

چوتھی بار

قیمت فی جلد مع محصول ۴ر

۱۳۰۷

اسلام کا انجام

ملک مصر کے شیخ المشائخ حضرت مولانا السید توفیق بکری کی کتاب مستقبل الاسلام کا جسکا ذکر اس کتاب شیخ سنوسی مین آیا ہے اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ حضرت الشیخ معمولی آدمی نہین ہین۔ حکومت مصر مین ان کا بڑا دخل ہے۔ تمام ملک کے مشائخ صوفیہ کی سیادت اور افسری کے مالک ہین۔ شیخ المشائخ کا منصب حکومت کی جانب سے ملا ہوا ہے۔ ہمارے ہندوستان کے مشائخ کی طرح دنیا سے بے خبر نہین ہین۔ انگریزی۔ فرانسیسی زبانون پر کامل عبور رکھتے ہین۔ اور ہر وقت مسلمانون خصوصًا طبقہ صوفیہ کی بہبودی کی فکر مین رہتے ہین۔ انہی حضرت نے ایک کتاب اسلام کے زمانہ آیندہ کی نسبت تحریر فرمائی ہے۔ جس مین ان زبردست عقلی دلیلون سے انجام اسلام پر بحث کی ہے جو آجکل اہل یورپ کا مایۂ ناز ہین۔ بلکہ اکثر مقامات پر نامور یورپین مصنفون کے حوالے دیدیئے گئے ہین۔ اور ان کے اقوال نقل کر دیئے ہین *

یہ کتاب اس قابل ہے کہ موجودہ پر آشوب زمانہ مین ہر مسلمان اسکو پڑھے اور دیکھے کہ صوفی مشائخ کیا عقل و دماغ رکھتے ہین۔ اور کس طرح زمانہ آیندہ کی حالت پر فلسفیانہ گفتگو کر سکتے ہین *

ترجمہ صاف سلیس اردو مین ہے۔ لکھائی۔ چھپائی نہایت عمدہ۔ اور باوجود محاسن کثیر قیمت صرف ۳ر علاوہ محصول *

منزلگاہ حلقہ نظام المشائخ دہلی فیض بازار سے طلب کرین

شیخ سنوسی 1 Checked

1952

یامعین ۷۸۶

هو الکل

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ سنوسی ۱۹۲۷ء

شیخ سنوسی

اور

ممالک اسلامیہ مین ظہور امام مہدی کا انتظار

اٹلی وٹرکی کی لڑائی مین حضرت شیخ سنوسی کا نامِ نامی بار بار آتا ہے۔ انگریزی اخبارون کے نامہ نگار اپنی اپنی واقفیت ومعلومات کے موافق حضرت شیخ کی نسبت خامہ فرسائی کر رہے ہین۔ کوئی کہتا ہے کہ اُن کے تو سے لاکھ ہتیار بند مرید ہین۔ ایک اشارہ کی دیر ہے۔ آن کی آن مین عیسائی حکومتون کا افریقہ سے نام مٹا دینگے۔ کوئی لکھتا ہے کہ سنوسی تحریک یورپ علی الخصوص عیسائیون کے خلاف ایک زبردست اسلامی تحریک ہے جو اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ یورپ کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہین کر سکتی کیونکہ سنوسیون نے نئی قسم کے ہتیارون کا چلانا خوب سیکھ لیا ہے۔ اور ان کے پاس آلات حرب وسامان جنگ کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے کہ برسون لڑائی کا سلسلہ قائم رکھ سکتے ہین کسی کے دلمین نیکی آتی ہے تو یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ سنوسیون سے عیسائی دنیا کو خواہ مخواہ ڈرنے کی ضرورت نہین۔ وہ عابد زاہد درویشون کا ایک گروہ ہے جو گوشہ نشینی کا شیدا ہے افریقہ کے جنگلون مین خانقاہین بنا کر یادِ الٰہی مین مصروف رہتا ہے۔ اسکو ملکی جھگڑون اور جنگ وجدل سے کچھ سروکار نہین۔ الغرض اس قسم کے بیسیون مضامین شائع ہوئے ہین مسلمانانِ ہند کو جنگ اٹلی وٹرکی سے قدرتی دلچسپی ہے۔ وہ جب شیخ سنوسی کا اور انکے مریدون کا ذکر بار بار پڑھتے ہین تو شیخ کی نسبت دریافت کرتے ہین کہ یہ کون بزرگ ہین۔ کون

خاندان سے تعلق رکھتے ہین - انکے خلفاء کہان کہان ہین - اور آیا یورپین نامہ نگارون کے بیان کے موافق اس تحریک کا اثر ہندوستان مین بہی پہنچا ہے یا نہین - چنانچہ حلقہ نظام المشایخ مین متعدد خطوط استفسار کے آئے ہین کہ چونکہ حضرت شیخ سنوسی صوفیہ طبقہ سے تعلق رکہتے ہین - لہذا حلقہ کو اُنکی نسبت واقفیت نامہ شایع کرنا چاہیئے تاکہ مسلمان عیسائی مضمون نگارون کی متضاد باتون کے بدلے ایک صحیح اور پختہ نتیجہ پر پہنچ جائین - اور انکو اصل حقیقت سے اچھی طرح آگاہی ہوجائے - مجکو سفر مصر و شام و حجاز سے آئے ہوئے ایک مہینہ سے زائد عرصہ ہوگیا مگر جب سے آیا ہون تندرستی ٹہیک نہین رہتی اسلیئے سنوسیون کی نسبت وہ ذاتی معلومات جو اس سفر مین حاصل ہوئی تہین شایع نہ کرسکا اب بہی گو صحت اس قابل نہین کہ متفرق و منتشر یادداشتون کو جمع کردون - تاہم حضرت شیخ سنوسی کی مختصر کیفیت قلمبند کیئے دیتا ہون تاکہ مسلمان سنوسی تحریک کی حقیقت سے خبردار ہوجائین اور اُن کو غیر مُسلم مضمون نگارون کا محتاج نہ رہنا پڑے -

اس مضمون مین صرف سنوسیہ طریقہ کے حالات و عقائد پر اکتفا نہین کیا جائیگا بلکہ اس عام جنبش اور حس کا بہی مذکور ہوگا جو آجکل بلاد اسلامیہ مین پائی جاتی ہے نیز علماء و مشایخ کے اس خیال کو بہی ظاہر کیا جائیگا کہ اب وہ حضرت امام مہدی ع کے ظہور کو بہت ہی قریب سمجھتے ہین - نیز اس عام توہم کی تشریح کیجائے گی کہ امام آخرالزمان دنیا کے امن و امان کو برباد کرنے نہین آئینگے - بلکہ اُنکے وجود مبارک کا ظہور زمانہ کے تمام فتنہ و فساد اور جسمانی و روحانی خرابیون کو دور کردے گا

مصر کی بے چینی اور پولیٹیکل احساس کے قصے مدت سے سنا کرتے تھے - اخبار **اللواء** کے اڈیٹر مصطفے کامل پاشا کی وفات پر تمام اہل مصر کا ماتم کرنا اور لاکھون آدمیونکا جنازہ کے ساتھ ہونا انگریزی و اُردو اخبارون نے شایع کرکے لکھا تھا کہ معلوم ہوتا ہے اہل مصر مین خادمانِ وطن کی قدردانی کا مادہ پیدا ہوگیا ہے - اور وہ بہت جلدی اپنے مقاصد کے حصول

مین کامیاب ہوجائینگے - کیونکہ ایک اخبار نویس کے جنازہ کے ساتھ ملک کے ہر طبقہ کے افراد کا لاکھون کی تعداد مین جمع ہونا اِس بات کی دلیل تھی کہ وہ نئے زمانہ کی ترقی کے اسباب کو خوب سمجھنے لگے ہین - اور اِس سمجھ کا مادہ ہر فرد مین سرایت کر گیا ہے -

مین جون سنہ ۱۹۱۱ء کے وسط مین داخل مصر ہوا - سر گورسٹ گورنر مصر اِن دنون سخت بیمار تھے - اور ملک کی توجہ سیاسی بحث مباحثہ سے ہٹی ہوئی تھی - تاہم باشندگانِ مصر کے اخباری ذوق شوق کا یہ عالم تھا کہ گھی والے اور ہوٹل کے بھٹیارے بھی اخبار خریدتے تھے اور پولیٹیکل معاملات پر رائے زنی کرتے تھے - چونکہ میرا سفر حلقہ نظام المشائخ کی تبلیغ کیلئے تھا - اور چاہتا تھا کہ مصری مشائخ سے ہندی مشائخ کا تعارف کراؤن اسلئے مصر کے شیخ المشائخ شیخ توفیق بکری سے اول ملاقات کی - اور اُنکو بڑا عالم فاضل اور رموز فلسفۂ تصوف سے آشنا پایا - حضرت شیخ کا حکومت مین بہت بڑا رسوخ ہے گویا کہ وہ سلطنت کے رکن اعظم ہین - اسلئے اِنکی گفتگو مین احتیاط کا پہلو غالب تھا - اِنسے جسقدر باتین اسلامی دنیا کی متعلق ہوئی مین - اگرچہ وہ حضرت الشیخ کے کمال واقفیت و معلومات کا پتہ دیتی تھین - تاہم وہ بیباکی نہ تھی جو آزاد اور حکومت سے بیغرض مشائخ کے کلام مین دیکھی گئی - شیخ توفیق بکری بہت سی کتابون کے مصنف و مؤلف ہین - یورپ کی کئی زبانون سے واقف ہین - مغربی حکمت علمی کو اچھی طرح سمجھتے ہین - اور معلوم ہوتا تھا کہ اِنکو اہل دین کی اندرونی حرکات کا پورا علم ہے اور چاہتے ہین کہ مسلمانون کے آیندہ زمانہ کی نسبت اپنے قرار داد فیصلہ سے کچھ اور زیادہ کوشش ہو - کیونکہ اُنھون نے ایک مستقل کتاب مین (جو عنقریب حلقہ کی طرف سے ترجمہ ہوکر شائع ہوگی) اسلام و اہل اسلام کے آیندہ زمانہ پر خیالات کا اظہار کیا ہے اور اقتصادی پہلو سے حالات و واقعات پر بحث کرکے خوشگوار نتائج نکالے ہین شیخ بار بار چین و جاپان کا ذکر کرتے تھے - اور ایسے پیرایہ مین گویا اُنکو جاپانی باشندون سے اپنا کوئی مقصد نکالنا ہے مین شیخ کی نازک پوزیشن سے واقف تھا - مجکو بتا دیا گیا تھا کہ مصر مین یہ زمانہ پہونک پہونک کر

کر قدر کہنے کا ہے مصری اکابر اور اُمرا و حکام کسی سیاسی مسئلہ پر آزادی سے اُسی وقت گفتگو کر سکتے ہین جبکہ اُنکو مخاطب پر پورا اطمینان ہو جلئے - اور ان مین بعض ایسے ہین کہ اپنا عندیہ کسی پر ظاہر کرنا نہین چاہتے - اِس لیئے مین ایسے مسائل کو زیر بحث نہ لاؤن جسکے جواب دینے مین کسی کو تامل ہو - مگر یہ لوگونکی غلط فہمی تھی - میرا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ مشائخ صوفیہ کے ظاہری و باطنی بہبودی کے ذرائع تلاش کرون - ملکی قصون اور پولٹیکل جھگڑون سے مجھے سروکار نہ تھا - اسلیئے مین نے حضرت شیخ توفیق بکری شیخ المشائخ مصر سے بھی کسی دوسرے مسئلہ مین گفتگو نہین کی - تاہم مین دیکھتا تہا کہ وہ درویشی کے آیندہ زمانہ کی نسبت ایک گہری فکر مین ہین اور قرونِ اولی کے مشائخ کے قدمون پر اس عہد جدید کے مشائخ کو چلانا چاہتے ہین - اُنکی گفتگو سے معلوم ہوتا تہا کہ اُنہون نے مشائخ صوفیہ کی اندرونی طاقتون کا مغربی آنکھ اور مغربی شعار سے مطالعہ کیا ہی - اور مغربی ہی طریق سے اُنکے شیرازہ کو مستحکم کرنا چاہتے ہین - اگرچہ وہ تعلقات سلطنت کے سبب بچا بچا کر باتین کرتے تھے لیکن مخاطب کو نتیجہ نکالنے مین کچھ دقت نہوتی تھی جو یہ تھا

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے موافق اسلام کی بہتری کا زمانہ قریب آگیا پستی و افسردگی کا دور ختم ہوا - اور زمانہ اب اہل اسلام کے ہر طبقہ مین حرکت پیدا کر رہا ہے - اس گروہ کو بھی ہاتھ پاؤن ہلانے چاہئین جس کو اللہ تعالی نے مسلمانون کی پیشوائی کا منصب عطا فرمایا ہے مشائخ طریقت کو مسلمین کا دایان ہاتھ بننا چاہیئے +"

حضرت شیخ توفیق بکری کے بعد متعدد مشائخ صوفیہ سے ملاقاتین ہوئین - اور ان سب کو اسی خیال مین سرشار دیکھا گیا کہ دنیا کا یہ دور قریب الختم ہے + قیامت کی منزل نزدیک آگئی ہے - اور مسلمانون کا پہلو دوسرا شان دار رنگ بدلنے والا ہے "

اہل مصر ہم مسلمانان ہند سے زیادہ یورپ کی رفتارِ زندگی اور حکمت عملی کو سمجھتے ہین اور ہم سے بڑھکر مسلمانون کی عام پستی و افسردگی کا علاج ڈہونڈھ رہے ہین - اس واسطے افریقہ کی

سنوسی تحریک

کا نشوونما کچھ تعجب خیز نہین - انقلاب ایام کے اقتضا نے افریقہ والون کو اپنی حالت سنبھالنے پر خوبخود متوجہ کر دیا ہے - وہ اہلِ ہند کی طرح متعصب نہین ہین عیسائی اور یہودیون کے ساتھ کھانے پینے مین اُنھین کچھ باک نہین - مغربی علوم کی دلدادگی مین سب سے آگے ہین - اِنکے جذبات ترقی سائنس کی ایجادون کو دیکھکر اُبلے پڑتے ہین - مگر اِسکے ساتھ ہی مغربی تمدن کے ناگوار اور خلافِ مذہب اثرات کے دل سے دشمن ہین - جب وہ دیکھتے ہین کہ قاہرہ کے بازارون مین کھلم کھلا مسلمان شراب پیتے ہین - اُنکی عورتین پردہ سے آزاد ہوتی جاتی ہین تو وہ اسکا الزام مغربی تمدن پر لگاتے ہین - اور انھین واقعات سے انکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشینگوئی یاد آتی ہے کہ قیامت کے قریب علانیہ شراب پی جائے گی - اور بے شرمی و بیحیائی کو عیب نہ سمجھا جائیگا - اس پیشین گوئی کی صداقت کے یقین سے اِن کا اس نتیجہ پر پہنچا بالکل حق بجانب ہے کہ اِن خرابیون کا دور کرنے والا -

امام آخر الزمان

ہے - امام آخرالزمان یعنی حضرت امام مہدیؑ کا ظہور اُنکے عقیدے مین بہت جلدی ہونیوالا ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت امام مہدیؑ دنیا کی تمام تاریکیون کو دور کرنے والے ہین - دنیا نے مادی حالت مین خوب روشنی بڑھائی ہے - مگر روحانی اور باطنی عالم مین اندھیر چھایا ہوا ہے جو دن بدن بڑھتا جاتا ہے - حضرت امام اس ظلمت کو نور بنانے دنیا مین آتے ہین - لیکن وہ بھی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ایک بشر ہین - اِنکے بھی سب کام آدمیون کے مثل اسباب و ذرائع کے ماتحت ہونگے - یہ نہوگا کہ ایک پھونک مارکر سب تاریکیون کو دور کر دین - لہذا ہم کو اُن کی اعانت کے لیئے تیار ہونا چاہیئے - اور وہ تیاری یہ ہے کہ اپنی حالتون کو درست کرین سچے اور راستباز مسلمانون کا نمونہ بنین - نئی روشنی کے علوم حاصل کرین اور سوچین کہ کن اسباب سے مسلمان نئی روشنی کی برائیون سے محفوظ ہو سکتے ہین ! ✤

مصر مین شیخ سنوسی کی نسبت کچھ زیادہ چرچا نہین ہے۔ تاہم وہان یہ خیال عام طور پر پھیلا ہوا ہے کہ وسط افریقہ مین اسلام نے اپنی قدیمی وضع اختیار کر لی ہے۔ تیرہ سو برس پہلے جو تعلیم حجاز کے کوہستان مین دی گئی تھی۔ وہ افریقہ کے سیاہ رنگ ریکارڈون مین اپنی اصلی آواز سے بولتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔ سوڈانی مہدی کا خاتمہ ہو گیا۔ اسکے سب متعلقین اور حلقہ بگوش داعی بہی منتشر ہو گئے۔ لیکن سوڈان کے اندرونی حصون مین مہدی جیسی طاقت کے سیکڑون آدمی موجود ہین۔ انگریزی گورنمنٹ نے سوڈان فتح کر کے خرطوم مین ایک کالج افریقی قبائل کو تعلیم دینے اور اُنکے توحش کو دور کرنے کیلئے کہولا ہے۔ یہ بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔ مہدی صاحب کا بیٹا بہی اسمین پڑہتا ہے۔ لیکن مصری علما و مشایخ کو یقین ہے کہ قاہرہ کی طرح سوڈان مین نئی تہذیب کو فروغ نہو سکیگا۔ کیونکہ اُنکے نزدیک سوڈان اور اسکے اطراف مین کل افریقہ ایک ایسی تحریک سے متاثر ہو رہا ہے۔ جو نئی روشنی کے اقتدار مین نہین آسکتی +

میرے نزدیک مصریون کا یہ خیال پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ نئی روشنی ایسی چیز نہین ہے جو کسی کوشش سے مغلوب ہو سکے۔ نئی روشنی جسکا نام ہے وہ مادی مشاہدات اور سائنس کے کمالات اور عقل کو مبہوت کرنیوالی ایجادات کا مجموعہ ہے۔ ناممکن ہے کہ کوئی انسان جس مین ذرہ بہر بھی فہم و ادراک ہو۔ نئی روشنی کے اثر سے محفوظ رہ سکے۔ اِسکے علاوہ اسلام کے اصول پر غور کر کے دیکھا جائے تو نئی روشنی کے اسباب سوائے چند مخصوص چیزون کے اسلامی تعلیم سے علیحدہ نہین ہین۔ اور اُن کا اختیار کرنا کچھ گناہ نہین ہے۔ سنوسی تحریک کے علاوہ مصر اور سوڈان اور اُنکے اطراف مین اور جسقدر تحریکین اسلام اور اہل اسلام کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہین وہ بہی نئی تہذیب کی ایسی مخالف نہین ہین جیسا اُنکو سمجھا جاتا ہے۔ سوڈان کے قدیمی بادشاہ زبیر پاشا کے ہان حلوان علاقہ مصر مین جب مین مہمان تہا تو ایک سوڈانی شیخ سے اسی مسئلہ پر دو گہنٹہ گفتگو ہوتی تھی۔ شیخ اگرچہ پُرانے خیال کے بزرگ تھے۔ جامع ازہر کی تعلیم پر اُن کی معلومات کا حصر تہا۔ تاہم جب اِس بات کا ذکر آیا کہ اہل مغرب مسلمانون اور خصوصًا افریقًا مسلمانون

کو وحشی سمجھتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ لوگ نئی تہذیب و شائستگی کی اہلیت نہین رکھتے تو شیخ نے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ اہل مغرب کا یہ خیال غلط ہے - ہم لوگ نئی تہذیب کی خوبیون کو اچھی طرح سمجھتے ہین - اور انکو اسی حدتک اختیار کرنے پر آمادہ ہین جہان تک کہ اسلامی تہذیب کا رنگ قائم رہے - اگرچہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ خود اسلام نئی روشنی کا عکس اور مخالف ہے لیکن ہم اسکو ہرگز نہین مانتے - اسلام نئی روشنی کے بالکل مطابق ہے - لیکن وہ سچی مساوات سچی پاکیزگی اور صفائی سچی ہمدردی اور رحمدلی کی تعلیم دیتا ہے - اہل مغرب کی طرح خودغرضی اور بغرضمندانہ ہمدردی اور منافقانہ زندگی سے اسکو عار ہے - آپ دیکھیئے گا کہ ہم لوگ عنقریب اپنے حالات کی کایا پلٹ کے اصلی تہذیب کا نمونہ بنکر اہل مغرب کو دکھادینگے کہ وحشی اور ناقابل انسان ایسے ہوتے ہین - ہم پر شک وشبہہ کے بہتان باندھے جاتے ہین کہ ہم سفید رنگ قومون کو زیروزبر کرنے کی فکر مین لگے ہوئے ہین - لیکن اگر سفید قومون کو معلوم ہوتا کہ ہمارا مذہب ہمکو فتنہ وفساد سے روکتا ہے - اور خواہمخواہ اپنے ہمجنس انسانون کی آزادی سے تاکیداً منع کرتا ہے تو وہ کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکالتے - عنقریب وہ وقت آنیوالا ہے کہ حضرت مہدی موعود اسلام کی اصلی شان نمایان کرنیکے لیئے ظاہر ہون - اسوقت دنیا دیکھے گی کہ ہم سفاک وحشی ناقابل جانور ہین یا مہذب شائستہ آدمی +

بیت المقدس مین ایک دن خاص حرم کے اندر ایک بخاری بزرگ سے ملاقات ہوئی یہ حضرت بڑے جہاندیدہ اور صاحب فہم وفراست معلوم ہوتے تھے عرصہ دراز سے مدینہ شریف مین اقامت اختیار کر لی ہے - جب مین نے روسی طریق حکمرانی کی نسبت سوالات کیئے تو بخاری صاحب نے عجیب موثر الفاظ مین تقریر کی اور فرمایا ہم لوگ حکمرانون کو نہین دیکھا کرتے کہ وہ اچھے یا برے بلکہ خود اپنی حالتون پر غور کرتے ہین کہ آیا ہم مین وہ اہلیت ہے یا نہین جسکے سبب خدا تعالیٰ ہم کو عادل اور رحمدل بادشاہ عنایت کرے - کیونکہ اسکا وعدہ ہے کہ بندون کے اعمال پر حکام کا تقرر منحصر ہے - اور فرمایا مین نے جو اپنا گھر چھوڑکر مدینہ شریف کی

اقامت اختیار کی ہے اُسکا سبب یہی ہے کہ مجکو اُس طاقت لدنی کے ظہور کا انتظار ہے جو ہم سب کو اپنی پاکیزہ روحانیت سے صاف و شستہ کرے۔ اور ہمارے بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایک جمع کر دے آئے۔ مدینہ منورہ مین ایک تکیہ قشبندی ہے۔ تم وہان جاؤ تو متولی صاحب سے مقسوم بخاری نام ایک کتاب مانگنا اور دیکھنا کہ اُس مین کیا لکھا ہے اگرچہ متولی صاحب انکار کرینگے اور اُنکو دکھانے مین تامل ہوگا۔ لیکن جب میرا نام لوگے تو وہ دکھا دینگے مین نے کہا آپنے تو اُسکو دیکھا ہوگا خود ہی فرما دیجیے کہ آخر اُسمین ایسی کیا خاص بات ہے، فرمایا مقسوم بخاری مین علاوہ چند خاص یادداشتون کے ایک یادداشت یہ ہے کہ چودہوین صدی کے دوسرے ثلث مین

حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ اُنکے ظہور سے عیسائیون کی وہ حکومت جو سب سے زیادہ مسلمانون پر حاکم ہوگی اسلام اختیار کر لے گی۔ اور سب سے پہلا شخص جو حضرت امام کے دست مقدس کو مکہ کے پہاڑ کے نیچے بوسہ دیگا۔ وہ اُس نومسلم بادشاہ کا ایلچی ہوگا۔ مجکو اس خبر سے عجیب حیرت ہوئی۔ اور سوال کیا کہ میرے خیال کے موافق انگریزون کی حکومت مین مسلمان ساری دنیا سے زیادہ آباد ہین۔ تو کیا +

انگریزی تاج اسلام قبول کر لے گا؟

یہ بات عقل مین نہین آتی۔ آثار و قرائن بھی کچھ چیز ہین۔ اگر شاہ انگلستان مسلمان ہو جائے تو از روئے قوانین پارلیمنٹ وہ مستحق تخت نہین رہتا۔ اسکے علاوہ انگلستان مین بادشاہ کی شخصیت ایسی باثر نہین ہے کہ اُسکے مسلمان ہونے سے قوم کی قوم مسلمان ہو جائے۔ یہ سنکر بخاری بزرگ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ کچھ تعجب نہین یہ باتین عقل مین آنے کے قابل نہین ہین۔ ہلاکو خان نے جب بغداد فتح کر لیا اور مسلمان کے مایۂ ناز افراد کو ذبح کر ڈالا تو کون کہہ سکتا تھا۔ اور کسکی عقل مین یہ بات گزر سکتی تھی کہ یہ سلطنت اسلام کی مفتوح ہونے والی ہے۔ اور شاہ انگلستان کا زمانہ اسلام تو بہت قریب آگیا ہے۔ یہ اسلامی فطرت ابتدا سے مقرر ہے کہ قاتح قوام اس مذہب کی مفتوح ہو جاتی ہے

بخاری صاحب کے اصرار سے مجکو بھی خیال آیا کہ میرے سفر سے پہلے ایک مجذوب بزرگ نا تہہ دوارہ راجپوتانہ کے رہنے والے دہلی مین تشریف لائے تھے اور مجکو ساتہہ لیکر تمام مزارات بزرگان دین پہ یہ دعا کرتے پھرے تھے کہ شاہ جارج مسلمان ہو جائین - اگرچہ مجکو اور بابو حبیب اللہ خان صاحب ٹہیکدار کیمپ جالندھر کو جو اُنکے ہمراہ تھے - مستان شاہ صاحب کی اس دعا سے تعجب ہوتا تھا مگر مستان شاہ صاحب کی زبان پر ہر وقت یہی جملہ تہا کہ شاہ جارج مسلمان ہو جائین -

تو کیا عجب ہے کہ قدرت اپنا کوئی نیا کرشمہ دکہائے اور انگریزونکی حکمران پارٹی اسلام قبول کرلے عقلی طور پر غور کیا جائے تو بخاری صاحب اور مستان شاہ صاحب کے یہ خیالات محض ایک عجوبہ ہین - انگریزی قوم کا افرادی حیثیت سے مسلمان ہوجانا ممکن ہے - مگر بہ حیثیت بادشاہی کے مذہب اسلام قبول کرنا قیاس مین نہین آتا - البتہ یہ امر دلکو لگتا ہے کہ منسوم بخاری کی پیشگوئی کا یہ مطلب ہو کہ انگریزی قوم مجموعی طور پر اپنی مسلمان رعایا کی دلجوئی و پاسداری مسلمان بادشاہونکی مثل یا اُس سے بھی زیادہ کرنے لگے اور اُن کے امام اخرالزمان کی ایسی دوست بنجائے کہ سب سے پہلے اُسی کا ایلچی حضرت امام کے دست حق پرست کو بوسہ دے -

دمشق مین حضرت امام نودی محدث کے مدرسہ مین ایک بزرگ حضرت مولانا بدرالدین نامی ہین آپ تمام ملک شام مین ممتاز محدث اور زبردست فاضل ہونیکے علاوہ صاحب کشف و کرامات اور غیبی خبرین دینے والے مانے جاتے ہین - میری اُنکی عجیب پیرائے سے ملاقات ہوئی خانقاہ کے حجرے مین بیٹھے ہوئے تھے چارونطرف کتابون کا ڈھیر تہا - سامنے مولوی محمد یحیٰی صاحب خادم خاص بیٹھے تھے - حضرت نے مجکو بھی ایک پہلو مین بٹھا لیا - اور اس طریق سے باتین شروع کین کہ خطاب مجھ سے کرتے اور دیکھتے اپنے خادم کی طرف - اور خادم صاحب انہین الفاظ کو دوبارہ مجھسے نقل کرتے جاتے تھے - حضرت کی اس عجیب و غریب روش نے مجکو بہت متعجب کیا - اسکے بعد جب سلسلہ کلام جاری ہوا تو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی کیونکہ حضرت نے زمانہ آیندہ کی نسبت سنسنی خیز خبرین ارشاد فرمائین - جنکا ماحصل یہ تھا کہ قیامت

قریب آگئی بہشت بھی آراستہ ہوگئی - دوزخ بھی بھڑکائی جاچکی - دنیا پر تاریکی نے اس سرے سے اُس سرے تک قبضہ کرلیا - اب آفتاب رسالت کا برزخ کعبہ کے میدانون مین جلوہ افروز ہوا چاہتا ہے - اے ہندوستان والو تمہاری آنکھ کھلی یا نہین کھلی - نیند بھری یا نہین بھری سوچکے اٹھو - دنیا اب پردۂ عدم مین جانیکو تیار ہے جو کچھ کرنا ہے آج ہی کرلو - کیا تم اسیواسطے آئے ہو کہ میرا پیام اہل ہند کو پہونچاؤ - کیا ہندوستان والے ایک دمشقی کے پیغام کا یقین کرینگے

مین نے حضرت مولانا کی اس مجذوبانہ تقریر کے جواب مین عرض کیا - آپکے ان کلمات سے پہلے کچھ پہلے نہین بلکہ تیرہ سو برس پہلے قرآن شریف نے بھی یہی فرمایا تھا کہ قیامت قریب آگئی مگر آجتک اُس قرب کی منزلین مقام بعد مین مستور ہین - ہنسکر بولے جسدن کا شمار پچاس ہزار برس کا ہو اُسکے قرب کی مسافت مین تیرہ سو برس گزر جائین تو کچھ عجب نہین مگر یقین مانو کہ اب ہم منتظر وقت کے کنارہ پر آگئے ہین - کیا مین ہندوستان جاسکتا ہون - مینے عرض کیا بسر وچشم ہندوستان آپ جیسے حضرات کے فیضان صحبت کا ازبس محتاج ومشتاق ہے - اسکے بعد حضرت نے اپنے سلسلہ علوم ظاہری وباطنی کی تحریری سند عنایت فرماکے مجکو رخصت کیا -

مصر اور بیت المقدس کے بعد یہ تیسری شہادت تھی جو ظہور امام آخر الزمان کی نسبت سُنی گئی -

دمشق سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے ریل مین ایک مصری بزرگ کا ساتھ ہوا جنکا نام نامی شیخ عبد الفتاح تھا - پچیس ۲۵ سالہ نوجوان ہین اور مصر کے ایک لکھپتی امیر کبیر کے لاڈلے فرزند قرآن شریف کے حافظ مین اصولِ دین سے خوب ماہر ہین اور مصر کے امیر زادون کی مثل انگریزی اور فرانسیسی بھی پڑہی ہے - لیکن تھوڑے عرصہ سے خود بخود انقلاب ہوا کہ پتلون کورٹ اُتار کر جو مصری امرا کا لازمی لباس ہوگیا ہے ٹاٹ کا موٹا کرتہ پہننے لگے ہین - جس کا گریبان چاک رہتا ہے - ہر وقت اللہ ہو کے نعرے مارتے اور آنسو بہاتے رہتے ہین گوری چٹی چینی کی سی مورت بڑی بڑی خوبصورت آنکھین مگر ہر وقت آنسوؤن سے تر عجب اثر دار صورت ہے حجاز ریلوے کی گاڑیان اس قرینہ سے بنائی گئی ہین کہ گاڑی

گاڑی سے لیکر انجن تک جانے آنے کا راستہ موجود ہے اسلیئے مین اکثر اوقات حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہوتا رہتا تھا۔ چھ رات دن بڑے لطف کے کٹے۔ اگرچہ ریل دمشق سے مدینہ منورہ تک تین راتدن مین پہونچ جاتی ہے لیکن میرے سفر کے وقت ایک حادثہ کے سبب گاڑی لیٹ پہونچی تھی شیخ عبدالفتاح ایک شمع تھے جنکے گرد ہم سب مسافر پروانون کی طرح گھرے رہتے تھے۔ اور شیخ کے فلسفیانہ سوز و گداز سے لبریز نکات سننے رہتے تھے۔ ایک دن مین نے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ مصر کا کیا انجام ہونا ہے۔ مینے اہل مصر کی معاشرت کو بہت ہی زبونی مین دیکھا۔ مسلمان علانیہ بازارون مین شراب پینے مین سب ڈاڑھیان منڈداتے ہین۔ عورتین بےحجابانہ بازارومین پھرتی ہین۔ اگر یہی کیفیت ترقی کرتی رہی تو اسلامی غیرت وحمیت کا بالکل خاتمہ ہوجائے گا۔ یہ سنکر حضرت شیخ جھکے اور میرے کان مین چند لفظ فرمائے جنکو مین ظاہر نہین کرسکتا۔ لیکن انکا اثر آجتک اپنے دلمین پاتاہون اور ایمان رکھتاہون کہ جو کچھ اُنھون نے فرمایا انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔ مدینہ شریف پہونچکر عجیب عالم دیکھا۔ سینکڑون علما و مشایخ کا جمگھٹا ہر وقت حرم کے اندر لگا رہتاہی ہر بزرگ کے معتقدون کا جداگانہ حلقہ ہوتا تھا۔ مگر شیخ عبدالفتاح کی سی بات کسی کو نصیب نہ تھی اس ٹاٹ کے کرتے والے نوجوان درویش کا یہ اثر تہا کہ ادنے اور اعلے چھوٹا اور بڑا انکی دست بوسی و دامن بوسی کے لیئے گرا پڑتا تہا۔ خدام حرم شریف کی آنکھون سے لاکھون آدمی گزرتے ہین وہ کسی کیطرف عقیدتمندانہ نظر ڈالنے کے عادی نہین ہین۔ مگر شیخ عبدالفتاح پر یہ سب والہ و شیدا تھے بیچارا شیخ خلقت کی شبانہ روز یورش سے گھبر الگھبرا جاتا تہا۔ ایک دن خواجہ سراون کے چبوترے پر جو روضہ مبارک کے پہلو مین واقع ہے حضرت شیخ تشریف فرماتے۔ آدمی بہیجکر مجکو طلب فرمایا۔ اور پاس بٹھا کر ارشاد کیا۔ جانتے ہو۔ اس روضہ کے اندر کون ہے۔ یہ کہا اور مزار اقدس کیطرف اشارہ کرکے آنکھومین آنسو بھر لائے اس سوال سے میری یہ نوبت ہوگئی کہ کلیجہ منہ کو آنے لگا اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی شیخ نے تھوڑا سا پانی پلایا اور

جھکر وہی الفاظ پھر کان مین کہے جو ذیل مین فرمائے تھے کسی شخص نے جو غالباً الجزائر یا تونس کا تھا عرض کیا کہ مسلمان چارون طرف سے گھر گئے دشمنون نے ہم سب کو زیر کرنے پر کمر باندھی ہے۔ دعا کیجئے کہ انجام بخیر ہو۔ یہ سنکر شیخ جوش مین آگئے اور زور سے کہا کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سب حاضرین نے تکبیر کہی اس کے بعد فرمایا اسی مین موت ہے اور اسی مین حیات پھر کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسی سے نجات ہے یہی ہمارا پہلا لفظ ہے۔ یہی ہمارا آخری لفظ ہوگا۔ اسی کے سہارے ہم دنیا مین آئے اور دنیا ہم مین آئی۔ اسی کے بل پر ہم آجتک قائم ہین۔ اور اسی کے زور سے ہم سب لیٹنے والون اور بیٹھنے والونکو از سرنو قائم کرین گے پھر کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حضرت شیخ عبدالفتاح کا سن مجھسے بہت کم تھا لیکن باعتبار علم وعقل و باعتبار عرفان لدّنی وہ ہزار برس کے معلوم ہوتے تھے۔ بعض دفعہ ایسے ذومعنی اور پُراسرار فقرے بول جاتے کہ اچھے سے اچھا سمجھدار چکرا جائے۔ ایکدن ارشاد فرمایا۔ ہم کو ہندوستان کا چھپا ہو قرآن شریف پسند ہے اور ہم اُن ترجمونکو بھی دوست رکھتے ہین جو ہندوستانی زبان مین کئے گئے ہین۔ مینے عرض کیا میرے پاس ایک حمایل شریف ہے جسمین دہلی کے ایک بڑے عالم مولوی **نذیر احمد** صاحب کا ترجمہ شامل ہے۔ حکم ہو تو پیش کرون۔ فرمایا لے آؤ۔ حمائل شریف کو دیکھکر بہت مسکرائے اور ارشاد کیا۔ الفاظ قرآنی کی برکت سے ہندی زبان کو قرآن مین شرکت کا فخر حاصل ہوگیا۔ حروف قرآنی نے حروف اردو کو آغوش شفقت مین لے رکھا ہے۔ دیکھو مین تمسے ایک بات کہتا ہون ہندوستان جاکر ایک اچھا قرآن مجکو بھیجدینا مینے عرض کیا۔ مصر روانہ کیا جائے۔ یا مکہ معظمہ۔ کیونکہ حضرت شیخ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جانے والے تھے۔ شیخ نے اس سوال کا جواب اُسی طرح جھک کر کان مین دیا۔ اُسوقت مین سمجھا کہ ان سب باتونکا مطلب وہی تھا جسکا ذکر ابتدا کتاب سے بیان ہو رہا ہے مدینہ شریف مین گرمی بہت تھی۔ ایکدن رات کو چاندنی مین باب رحمت کے قریب اپنے مکان کی چھت پر لیٹا ہوا تھا۔ اور گنبد مبارک کی سبزی کو چاندنی مین جھلکتا ہوا دیکھ رہا تھا

اتنے مین آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ پہاڑ دن کے دامن کھڑا ہون - چارون طرف چھوٹی چھوٹی سبز رنگ کی بٹیان پڑی ہین جن مین سے سبز شعاعین نکل رہی ہین - سامنے چند سیاہ کمبل تنے ہوئے ہین - وہان سے کچھ عورتین بھیک مانگتی ہوئی میرے قریب آئین - اُنکے ساتھ کتے بھی ہین جو مجھپر بھونکتے ہین اتنے مین مینے دیکھا کہ خانبہادر سید اکبر حسین صاحب جج الہ آبادی خاکی وردی پہنے ہوئے آئے اور کہنے لگے ان روشن پتھرونکو اُٹھا لو - اور پانی سے دھو کر نہاؤ اور اپنے بچّون کو نہلاؤ - تاکہ زمین اور آسمان کی بلائین دور ہون اور ہم سب کو حرارت دین کا حصہ دیا جائے - مینے کہا یہ آپ کس دلیل سے کہتے ہین جج صاحب نے سامنے کی طرف اشارہ کیا کہ اُنہون نے مجھسے کہا ہے - مینے مُڑکر اُنکے اشارے کی طرف دیکھا تو **حضور** صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز گنبد نظر آیا - اور ایک کیفیت سی طاری ہو گئی - اُسوقت مینے بہت سی بٹیان چُن لین مین دیکھتا تھا کہ وہ اس قدر روشن ہین کہ اُنکی روشنی انگلیونکی گھائیون مین سے نکل رہی ہے - صبح کو مین چاہتا تھا کہ مدینہ منورہ کے شیخ المشایخ حضرت سید حمزہ رفاعی سے اس خواب کی تعبیر پوچھون کہ اتنے مین منشی عبداللطیف خانصاحب جام نگری درتلامی تشریف لے آئے اور کہا چلیئے سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ کے مزار کی زیارت کرائین

چنانچہ مین اُنکے ساتھ جبل احد چلا گیا - حضرت سیدنا حمزہ کی زیارت سے فارغ ہو کر مینے خواہش کی کہ احد کا میدانِ جنگ دیکھنا چاہتا ہون - جہان حضور سرورِ کائنات کا قریش سے خون آشام معرکہ ہوا تھا - رہبر صاحب پہاڑ کے دامنونمین لیگئے - وہان جا کر بعینہ خواب کا منظر نظر آگیا - کمبل کے سیاہ خیمے تنے ہوئے تھے - اُن مین سے بدّو عورتین بھیک مانگنے کے واسطے نکل آئین اور ساتھ ہی کتے بھی بھونکتے ہوئے دوڑے جب ہم پہاڑ کے قریب پہنچے تو بٹیان بھی سبز رنگ کی کثرت سے نظر آئین جنکو مینے اپنی جیبون مین بھر لیا - مدینہ شریف واپس آکر مینے ایک بزرگ سے جو مراکش کے رہنے والے

تھے - یہ عجیب غریب خواب بیان کیا - اُنہون نے فرمایا کہ آج اس خواب کی تعبیر دینے والا کوئی نہین تم اِن پتھرون کو ہندوستان ساتھ لے جاؤ - اور خواب کی موافق اُنکو دھو دھو کر لوگونکو غسل کراؤ - لیکن انکا اصل بعید جب کھلے گا جب مکہ معظمہ سے ظہور امام آخر الزمان کی خبر شائع ہوگی - مین حیران تھا کہ اِس ملک مین ہر شخص کا منتہاے خیال ظہور مہدی ہے اور مجکو یہ باتین بہت ہی متاثر کرتی تھین +

ایک اور پُر اسرار خواب

میرے طریقے مین خوابون کا بیان کرنا مستحسن نہین سمجھا جاتا لیکن چونکہ اسوقت مجکو ظہور حضرت امام مہدی کے آثار و قرائن اور اسلام کی تحریکات پر گفتگو کرنی ہے اسواسطے مین اپنے رویا کے اظہار مین احتیاط نہین کرتا ایک خواب آپنے ابھی سُنا دوسرا اس سے بھی عجیب یہ دیکھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم **افغانی** لباس مین کھڑے ہوئے ہین اور آپکے سامنے صدہا دلون کا ڈھیر ہے جنمین جراحتین پڑی ہوئی ہین آپکے دائین طرف کیار مین کھجور کے چند درخت ہین جن کے پتے توڑتے ہین اور ایک شکستہ دل کو اُس پتے سے باندھ دیتے ہین مجھپر اس نظارے نے بڑا اثر ڈالا اور عرض گزار ہوا کہ حضور یہ کیا عالم ہے - فرمایا میری اُمت کے دل شکستہ ہوگئے اُنکو باندھ رہا ہون - آنکھ کھلی تو بھی باندھ! صبح اِس خواب کو بھی مینے اُن مراکشی بزرگ سے بیان کیا - فرمایا مسلمانانِ عالم روز روز کی ناکامیون اور پریشانیون سے شکستہ خاطر ہوگئے ہین - اور اُن کو کوئی ذریعہ خاطر جمعی کا نظر نہین آتا - اِس خواب مین یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ اُمت نخلِ دین کے پتون سے اپنے دل کی جراحتون پر پٹی باندھے - یہ تو اسکے ظاہری معنے ہین اور باطنی معنی وہی ہین جنکو آج سمجھنا ناممکن ہے ظہور مہدی کے بعد سمجھ مین آئینگے - اسی طرح ایک روز جالی پکڑے ہوئے کچھ عرض کر رہا تھا کہ اتنے مین ایک شخص آئے

اور بغل میں سے نکالکر دو بڑی بڑی خمیری روٹیاں دینے لگے - اوّل تو مجھکو اس بموقعہ عطیہ سے تعجب ہوا - لیکن پھر خیال آیا کہ یہ کوئی سائل ہیں اسواسطے روٹیاں لے لیں اور ایک ڈہائی روپیہ کا سکہ انکی نذر کرنا چاہا جسکو انھوں نے نہایت آشفتگی سے واپس کر دیا اور فرمایا یہ میں نے اسلیئے نہیں دیں کہ تم مجھکو کچھ دو بلکہ اس امر میں ایک راز ہے چنانچہ وہ روٹیاں تو میں اپنے ہمراہ لے آیا مگر آجتک اس راز کا پتہ نہ چلا - قصہ مختصر اسی قسم کے متعدد واقعات اس سفر میں ایسے پیش آئے جنکا تعلق اُن جذبات اور کیفیات سے تہا جو ممالک اسلامیہ میں موجزن ہیں - اور جنکے کیف میں ہر ادنے و اعلےٰ سرشار نظر آتا ہے - ناظرین کو اس طویل سمع خراشی سے اس نتیجہ پر پہونچنا چاہیئے کہ افریقہ میں سنوسیوں کی نرالی اور بے انوکھی تحریک نہیں ہے - بلکہ ممالک اسلام میں ایسی بیسیوں تحریکیں کام کر رہی ہیں جنکا سمجھنا ایسا ہی دشوار ہے جیسا کہ سنوسی تحریک کی اصلی غرض و غایت تک کسی دماغ کی رسائی نہیں ہوسکتی - لکھنے کو اخباروں کے نامہ نگار کچھ ہی لکھدیں خیال آفرینی اور انشا پردازی کی طاقت سے موہوم اور بے اصل باتونکو حقیقی اور واقعی کر کے دکھا دیں لیکن انصاف یہ ہے کہ وہ سنوسی تحریک کی اصلیت کا ایک ذرہ بھی نہیں جان سکتے - اور یہ جو کچھ ہے رجماً بالغیب ہے

"ایک سنوسی بزرگ سے ملاقات"

دمشق سے واپس ہوکر جب میں بیروت میں آیا تو کوکب الصباح ہوٹل میں ٹھہرا برابر کے کمرہ میں ایک عرب مقیم تھے جو طرابلس الشام کے باشندے تھے (طرابلس الشام بیروت سے بہت قریب ہے) شام کو اتفاقیہ اُنسے سلسلہ کلام چھڑ گیا - آدمی ذہین اور واقفکار تھے - حافظ عبدالرحمٰن سیّاح امرتسری کا ذکر کرنے لگے کہ جب وہ طرابلس میں آئے تھے تو میں اُن سے ملا تھا - اور اُسوقت میں نے یہ شعر پڑھے تھے (اسلام کا جسم بھی نئی دریافت کی موافق بیشمار ذرات کا مجموعہ ہے خیال تہا کہ آجکل اِن ذرّوں میں زندگی کی حرکت

گم ہوگئی ہے۔ مگر مین انمین ایک انقلاب انگیز ہل چل دیکھتا ہون۔ جسکا ظہور عام آنکھونکو اُسوقت نظر آئے گا جبکہ یہ جراثیم کامل طور پر متحد ہو جائین۔ اور ہر ذرہ وجود اسلامی کے شان کے مطابق حرکت کرنے لگے۔ حافظ عبدالرحمن نے یہ اشعار لکھ لیئے تھے۔ آپ بھی لکھ لیجے کیونکہ یہ ایک بہت بڑے سنوسی فلاسفر کے لکھے ہوئے ہین +

سنوسی کا نام سنکر مین نے بہت بیتابی سے انکے اسرار کی نسبت سوالات کرنے شروع کیئے۔ مگر عرب نے نہایت سنجیدگی سے کہا مین جواب اچھی طرح نہین دے سکتا۔ چلیئے دوسرے کمرے مین ایک سنوسی بزرگ ٹھیرے ہوئے ہین۔ اُن سے ملیئے۔ شاید وہ آپکے حسب منشاء جواب دے سکین۔ چنانچہ یہ صاحب مجکو ان بزرگ کے پاس لے گئے سنوسی ساٹھ برس کے سن رسیدہ سرخ و سفید عرب تھے۔ عمامہ کے اوپر مراکشی مشایخ کے دستور کے موافق ایک اور سفید کپڑا ڈال رکھا تھا۔ جو کانون پر سے ہوتا ہوا گلے مین حمائل تھا۔ سر و قد تعظیم کو اُٹھے اپنے برابر کوچ پر بٹھالیا۔ اور دیر تک خیریت اور ہندوستان کی حالت دریافت کرتے رہے۔ خادم قہوہ لایا۔ اور اُسکے دَو دَور چلے۔ لیکن مین سنوسیہ طریقہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لیئے اسقدر بیچین تھا کہ یہ سب خوش اخلاقی کی باتین زہر معلوم ہو رہی تھین۔ چاہتا تھا کہ کہین جلدی سے یہ سلسلہ ختم ہو اور مین ان سے سوالات شروع کردون۔ شیخ نے میری آتش شوق کو اور بھڑکا دیا کہ ہندوستان کے حالات اِس پیرایہ سے پوچھنے شروع کیئے جیسے کوئی بڑا محقق کسی ملک کے اصولی اُمور سے واقفیت کے لیئے سوالات کرتا ہے۔ سلسلہ کلام ختم کرنا چاہتا تھا مگر یہ مقدس تصویر برابر منہ سے بول رہی تھی۔ اور بات ختم نہوتی تھی۔ آخر جب شیخ نے یہ سوال کیا کہ اگر بیرونی مشایخ تمہارے ملک مین جائین تو ہندوستانی اُنکی طرف توجہ کرینگے اور انکی بات مانین گے یا نہین۔ مین نے کہا کہ اہل ہند ممالک اسلامیہ کے ہر فرد کا دلی خلوص سے خیر مقدم کرتے ہین۔ یہان کے مشایخ جائین تو ہاتھون ہاتھ لین۔ لیکن یہ امر کہ

وہ مشایخ غیر کا کہا مانین گے یا نہین اس کا جواب اسپر منحصر ہے کہ سوال معلوم ہو۔ آپ اگر انسے یہ خواہش کرین کہ تم انگریزون کے خلاف جہاد کرنے کھڑے ہو جاؤ تو وہ اسکو ہرگز قبول نہین کرینگے

شیخ۔ کیون کیا وہ مسئلہ جہاد کو تسلیم نہین کرتے۔

مین۔ کیون نہین وہ اسلام کے سب مسائل پر عقیدہ رکھتے مین لیکن اسقدر احمق اور بے وقوف نہین ہین جتنا انکو اس ملک کے لوگ سمجھتے ہین۔ بلکہ مین کہونگا کہ بعض باتون مین اہل ہند اہل عرب سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار ہین۔ جہاد کا مسئلہ ہمارے ہان بچے بچے کو معلوم ہے۔ وہ جانتے ہین کہ جب کفار مذہبی اُمور مین حارج ہون۔ اور امام عادل جس کے پاس حرب ضرب کا پورا سامان ہو لڑائی کا فتویٰ دے تو جنگ ہر مسلمان پر لازم ہو جاتی ہے مگر انگریز نہ ہمارے مذہبی امور مین دخل دیتے ہین نہ اور کسی کام مین ایسی زیادتی کرتے ہین جسکو ظلم سے تعبیر کر سکین۔ نہ ہمارے پاس سامان حرب ہے ایسی صورت مین ہم لوگ ہرگز ہرگز کسی شخص کا کہنا نہ مانینگے اور اپنی جانونکو ہلاکت مین نہ ڈالین گے۔

شیخ نے یہ جواب سُنکر حیرت سے طرابلسی عرب کو دیکھا اور کچھ سوچکر کہا آفرین آفرین تم لوگ ٹھیک راستہ پر ہو۔ یہی چاہیئے۔ مگر دیکھو مسلمانونکی زندگی جنگی دولہ سے باقی رہتی ہے۔ ایسا نہو کہ رفتہ رفتہ تمہاری طاقت زائل ہو جائے۔ اور زندہ قومونکے دفتر سے نام کٹ جائے

مین پچاس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب ہم نے انگریزون سے ایک آخری اور فیصلہ کن لڑائی لڑی تھی۔ اسکے بعد ہم لوگ ہتھیار رکھو لکر بیٹھ گئے۔ اور ہمیشہ بیٹھے رہین گے۔ اگر انگریزونکا یہی منصفانہ اور دلجوئی کا برتاو رہا۔ اس عرصہ مین جہانتک ہم سمجھ سکتے ہین۔ ہماری دینی یا دنیاوی زندگی مین کچھ فرق نہین آیا۔ عرب سے زیادہ ہم مین نمازی ہین عرب سے زیادہ ہم مین حافظ قرآن ہین۔ عرب سے زیادہ ہمارے ہان عربی درسگاہین ہین۔ گو ہمین اس کا اقرار ہے کہ عرب سے زیادہ ان مدرسونکی تعلیم اچھی نہین ہے۔ اور عرب کی مثل عمدہ نتایج بھی برآمد نہین ہوتے۔ تاہم یہ امر لحاظ کے قابل ہے کہ عربی اور دینی تعلیم کے لیئے ہم لوگ اہل عرب سے

زیادہ کوشش کرتے ہین - ہندوستان مین بھی خانہ جنگی عرب سے کم نہین لیکن دینی یا قومی باتون مین وہ سب ایک ہو جاتے ہین - بیرونی ممالک اسلامیہ کے حوادث سے وہ اپنے ملکی حوادث کی طرح متاثر ہوتے ہین جب کسی اسلامی خطہ پر کوئی مصیبت پڑے تو ہندوستانی مسلمان بیتاب ہو جاتے اور جان و مال سے مدد کرتے ہین - اور اسلیئے میرا خیال یہ ہے کہ اہل ہند کی قومی زندگی تنزل پذیر نہین [illegible] ترقی کنان ہے - اور لڑائی کے عدم وجود نے انکی حیات مین خلل نہین ڈالا

اسکے بعد کچھ اور گفتگو ہوتی رہی اور آخر مین میرے سوالات شروع ہوئے -

مین - کیا آپ فرما سکتے ہین کہ شیخ سنوسی کس طریقہ کے بزرگ ہین اور انکی نسبت جو کچھ یورپین اخبارات لکھتے ہین اسکی کچھ اصلیت بھی ہے یا نہین

شیخ - ہمارے حضرت کو سیدنا حضرت احمد بدوی طنطاوی سے فیض پہنچا ہے لیکن بیعت بعض لوگون سے بدویہ سلسلہ مین لیتے ہین - بعض سے شاذلیہ بعض سے خلوتیہ و قادریہ مین (ناظرین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ طنطا قاہرہ مصر کے قریب ہے - سیدنا حضرت احمد بدوی کا وہین مزار ہے - ممالک اسلامیہ مین حضرت کا وہی رتبہ مانا جاتا ہے جو ہندوستان مین حضرت خواجۂ خواجگان اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) یورپین اخبارات جو کچھ لکھتے ہین ہم اس سے بے خبر نہین ہین - انکی بعض باتین واقعی بھی ہوتی ہین - مین بھی سنوسی ہون اور اپنے سلسلہ کے کاموں سے ایک حد تک واقف ہون ہم لوگونکی نسبت یہ خبرین مشہور کرنا کہ ہم سفید کفار کے خلاف طاقت جمع کر رہے ہین - بہتان ہے - نیز یہ کہنا کہ ہمارے کچھ ایسے مخفی اصول ہین جنکو سوائے سنوسیون کے کوئی فرد بشر جان نہین سکتا بالکل جھوٹ ہے - اور یہ بات کہ سنوسی تحریک ساری دنیا مین پھیلائی جا رہی ہے اسکی صرف اتنی اصلیت ہے کہ ہماری جماعت کے داعی ملکون مین بھیجے جاتے ہین - تاکہ زمانہ کے قدیم و جدید تغیرات کو مشاہدہ کر کے اپنے طریقہ کے لئے کوئی بہتری کا تجربہ حاصل کرین

اسی ضمن مین ہم کو مہربادشناہ کے اصول جہانداری بھی معلوم ہو جاتے ہین اور اسلام کے زمانہ آیندہ کی نسبت رائے زنی کرنے اور چارہ کار کی تیاری کے لیئے کمر باندہنے مین مدد ملتی ہے

مین کیا سنوسیون مین ایسے لوگ موجود ہین جو دنیا کی دوسری زبانون پر عبور رکھتے ہون - کیونکہ کسی غیر ملک خصوصاً یورپ کا سفر بغیر واقفیت زبان کے محال ہے

یہ سنکر شیخ مسکرائے - اور فرمایا کیا تم نے بھی بعض عیسائیون کی طرح ہم کو وحشی اور غیر متمدن سمجھہ لیا - جناب ہم سنوسیون مین متعدد آدمی ایسے ہین جو یورپ کی سب زبانین جانتے ہین - اور صرف زبانین ہی نہین جدید فلسفہ اور تمام نئے علوم سے واقف ہین - یورپین قومون کی باہمی سیاست اور پالیسی اور اس پالیسی سے جو یورپ مسلمانون کے ساتھہ برتتا ہے - آگاہ ہین - ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ سنوسی الاعظم کے پاس ایسے لوگ موجود ہین جو انکو یورپ مین اخبارات کا خلاصہ سناتے ہین اور ہر نئی کتاب کا جسکا مسلمانون سے تعلق ہو اقتباس حضرت شیخ کو ملجاتا ہے - ہمارے داعی سینکڑون کی تعداد مین یورپ جاتے ہین - وہان کے چپہ چپہ سے واقف ہین -

اہل یورپ ہم سنوسیون کا راز معلوم کرنے کے لیئے بے چین ہین اور یہ بے چینی اخباری نامہ نگارون کی سنسنی خیز خبرون سے زیادہ بڑہ رہی ہے - مگر وہ یاد رکھین کہ ہمارا کوئی مخفی راز نہین ہے - ہم دنیا مین کلمہ توحید کے رشتہ کو مستحکم کرنا چاہتے ہین - ہم مسلمانون کو ظاہر و باطن سے آراستہ اور اسلام کا پورا نمونہ بنانا چاہتے ہین - اور اسکی تکمیل کے لیئے ہم نے اُن ذرائع کو بھی فراہم کرلیا ہے جو اس دورِ جدید مین کسی قوم کی زندگی کے لئے ضروری ہین - اور وہ ہتھیار اور سامان جنگ ہے - آج ہم ایسے طاقتور ہین کہ اگر سارا یورپ افریقہ پر حملہ آور ہو تو ایک کافی مدت تک اسکو اپنے شہرون مین گھسنے نہ دینگے -

مین - معاف فرمائیگا قطع کلام کرکے یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اگر آپکو تمام دنیا کی خبرین ملتی رہتی ہین تو ہندوستان کا حال بھی معلوم ہوگا - کیا آپ اسکی نسبت کوئی خیال ظاہر کرسکتے ہین

شیخ- ہان مجکو تمہارے ملک کی کیفیت معلوم ہے۔ تم لوگ اہل یورپ کی طرح نئے زمانہ کی چمک دمک کے عاشق ہوگئے ہو۔ تمہارا حس برباد ہوگیا ہے شملہ پر ہمارے داعی نے دیکھا کہ بعض سڑکون پر غریب اور میلے کپڑے والے لوگ راستہ نہین چل سکتے۔ خود آپ کے دہلی مین بعض سڑکین امیرون کے لئے مخصوص ہین جن پر غریبون کی سواریونکا چلنا جائز نہین۔ یہ امتیاز فطرت الٰہی کے خلاف ہی۔ اسلام اسکی اجازت نہین دیتا کہ دولتمند تو ایک راستہ پر چلے اور غریب کو اسپر چلنے کا حق نہو۔ اگر تم لوگون مین حس ہوتا تو اپنی حکومت سے اس امتیاز کو دور کراتے +

مین نے شیخ سنوسی کی اس تقریر کو بہت تعجب سے سُنا اور جواب دیا کہ اگرچہ آپکا یہ ارشاد درست ہے مگر اسکی وجہ پر آپکو کافی عبور نہین۔ شملہ پر جو سڑک اُجلے کپڑون والون کے لئے مخصوص کیگئی ہے وہ امیری غریبی کے خیال سے نہین بلکہ اصول صحت کو ملحوظ رکھکر یہ بات ضروری سمجھی گئی ہے کہ میلے کپڑے والے اسپر نہ چلین۔

شیخ- مین اس موہوم جواب کی حقیقت سے واقف ہون۔ یہ مغرب والے اہل مشرق کو ذلیل کرنیکے لئے یہی عقلی توجیہات نکالا کرتے ہین۔ تم اپنی حکومت کی بریت نہ کرو دوسری بات جو ہمارے داعی نے محسوس کی وہ اہل ملک کا باہمی نفاق ہے **ہندو مسلمان** آپس مین خواہ مخواہ کیٹے مرتے ہین۔ اصول سیاست کے لحاظ سے انمین کوئی اختلاف نہونا چاہئے۔

مینے اس اعتراض کا بھی جواب دینا چاہا۔ مگر شیخ نے اسکے سُننے سے انکار کیا اور کہا مین تمام اسرار اور انکی حقیقتون سے واقف ہون۔ تم مسلمانانِ ہند کی اصلی اور فرضی کردہ مشکلات کو بھی جانتا ہون۔ زیادہ کہنے سُننے کی ضرورت نہین مینے بھی شیخ کی منشا کے موافق سلسلہ گفتگو بدل دیا اور دریافت کیا کہ آپ اپنے شیخ الاعظم کو مہدی تصور کرتے ہین۔ شیخ نے کہا نہین ہرگز نہین نہ ہمارے حضرت نے کبھی اسکا دعویٰ کیا نہ ہم نے یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ ہمارے عقیدہ کے موافق چونکہ ظہور حضرت امام مہدی قریب ہے۔ اسلئے ہمارے شیخ حضرت امام کے علمدار ہونگے۔

مین نے کہا اگر حضرت امام مہدی کا ظہور آپکے خیال کے موافق قریب آگیا ہی تو کیا آپ یہ بھی بتلا سکتے ہین کہ وہ کہان ظاہر ہونگے اور انکا ظہور دنیا مین انقلاب پیدا کریگا۔ اور اس انقلاب کے کیا اسباب ہونگے

مین یہ بھی دریافت کرتا ہون کہ ظہور قریبی کے بدلے آپ کوئی ٹھیک تاریخ اور وقت امام آخر الزمان کی ظہور کے متعلق قایم کر سکتے ہیں یا نہین شیخ اس سوال کو سنکر تھوڑی دیر خاموش رہے اسکے بعد فرمایا۔ یہ بات نہ پوچھو یہ بڑا پیچدار فسانہ ہے۔ ہم سنوسیون کے خیالات حضرت مہدی کی نسبت راز مین رہین تو اچھا ہی۔ لیکن مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ حضرت امام سال آیندہ یعنی سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین ظاہر ہو جاینگے۔ مقام ظہور وہی ہی جسکا ذکر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین صراحت کے ساتھہ مذکور ہے یعنی مکہ معظمہ۔ اسمین کسی تاویل کی گنجایش نہین

مین جب ظہور مہدی کا وقت اتنا قریب آگیا ہی تو پھر اسباب انقلاب پر رائے زنی نہ کرنا میرے نزدیک جایز نہین۔ آپ احتیاط نہ کیجئے اور میرے سوال کی تشریح فرمائیے۔ تاکہ ہم اہل ہند آپ کے خیالات سے اپنے طرز عمل کی نسبت کوئی نتیجہ نکال سکین

شیخ نے فرمایا اصلی حقیقتون کا اظہار ناممکن ہی۔ سطحی اور موٹے موٹے واقعات جو ہمارے عقیدے کے موافق عنقریب پیش آنیوالے ہین بیان کئے دیتا ہون۔ سنئے وہ دن دور نہین کہ ترکی حکومت عیسائیون کے نرغہ مین پھنس جائیگی اور ہولناک خونریزیان ہونگی۔ ایران مین بھی زخمیونکی چیخ و پکار انہین ایام مین سنائی دیگی۔ کابل و بخارا بھی حرکت مین آئینگے۔ چین کا زلزلہ جاپان کے لئے مفید ہوگا۔ شاید چین کے زلزلہ کو آپ سمجھیں۔ مگر مین اسکو سمجھا نہین سکتا۔ اسکا سمجھنا جاپانی سیاست کے سیکھنے پر منحصر ہے اتنا کہہ کر شیخ طرابلسی عرب سے مخاطب ہوگئے اور فرمایا ہم مسلمان دنیا کے ہر گوشہ مین کیسے شکستہ خاطر اور مایوس نظر آتے ہین اور نہین جانتے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْیَاْسُ مِنَ الْکُفْرِ (مایوسی کفر ہے)

طرابلسی عرب نے افسردہ صورت بناکر کہا جناب آثار ہی ایسے ہین مسلمانون کی ہمت پست نہ ہو تو کیا ہو۔ آپنے ظہور امام مہدی کی خبر تو دیدی مگر ان باتون کو بیان نہ کیا

جن سے مسلمانونکی ہمت بندھتی اور کوئی تسکین و تسلی کی صورت نظر آتی۔ عرب کے اس کہنے سے شیخ کو جوش آگیا اور بولے گھبراتے کیون ہو۔ بہتری کا زمانہ کچھ بہت دور نہین ہے عنقریب اپنی آنکھ سے سب کچھ دیکھ لوگے۔ حضرت امام کے ظہور کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا عیسائی بادشاہ اسلام کا حلقہ بگوش ہوجائے اور ایشیا کی ایک اور سلطنت بھی اسلام کے دائرہ مین شریک ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ نو مسلم عیسائی سلطنت کی فوجین ہلالی نشان کے نیچے جرمن سے لڑ رہی ہین۔ مجکو یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ روس والے ہمت ہار رہے ہین زار روس مسلمان سپہ سالار کے سامنے بندھا کھڑا ہے۔ میرے کان چینی مخلوق کے اوپر توحید کی اذان سن رہے ہین۔ دیکھو دنیا مین توحید کی سہانی روشنی چمک رہی ہے اور دیکھو مہدی کی روحانی برکت نے آدمیون کے دلونکو حرص و طمع اور خودغرضی سے پاک کر دیا۔ سائنس نے اتنی ترقی کی کہ آدمی دریاؤنکو اخبار کے کاغذ کی طرح سمیٹ اور لپیٹ سکتا ہے۔ پہاڑونکو بہت آسانی کے ساتھ گھر کے کوڑے کی طرح جھاڑو سے صاف کر رہا ہے۔ روٹی سے ہم غریبون کا پیٹ بھر جاتا ہے

ہزارون کوس آن کی آن مین پلک جھپکاتے پہنچ جاتا ہے۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ یہ جو کچھ مین نے کہا سب پورا ہو کر رہیگا۔ ہمارے قرآن مین ایک ایک فقرہ کے اندر سائنس کے بیشمار کمالات مخفی ہین۔ اگر اہل یورپ کی طرح ہم لوگ ان الفاظ پر غور کرتے تو سائنس کی نوایجاد طاقتون کے مالک ہوجاتے۔ مگر ہم نے ایسا نہین کیا۔ اور قدرت کے یہ لازوال خزانے غیرون کے ہاتھ مین چلے گئے۔ میرے شیخ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی موجودہ ترقیات صبح کاذب کی مثل ہین۔ جہالت کی رات ختم ہونے کے بعد پہلے صبح کاذب کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اسکے بعد صبح صادق چمکتی ہے اور اب نورانی سلسلہ کو طلوع آفتاب تک منقطع نہین ہونے دیتی۔ سو واقع مین مغربی فلاسفرون اور موجودہ زمانے کے کمالات کو دیکھ کر دنیا مین یہ یقین پیدا ہوگیا ہے کہ جہالت و نادانی کی رات ختم ہوئی۔ مگر کامل الیقین صبح صادق کے ظہور سے پہلے نہین ہو سکتا۔ صبح صادق حضرت امام آخرالزمان کی ذات بابرکات ہے جن

قدرت الہی نے سائنس کی تمام طاقتون کو یزدانی قوت سے مغلوب کرنے کا ملکہ عطا فرمایا ہے پہاڑون کا صاف کردینا۔ دریاؤن کا سمیٹ لینا اور اسی قسم کی باتین جنکو مین نے ابھی بیان کیا اختراعات کی دنیا مین ابھی تک نمودار نہین ہوئین لیکن حضرت مہدی کے خروج کرتے ہی یہ سب پردۂ اخفا سے میدان ایجاد مین آجائینگی

مین نے سلسلہ گفتگو کو قطع کرکے عرض کیا کہ آپکے شیخ الاعظم ظہور مہدی کے بعد کیا رہینگے شیخ نے فرمایا وہ امام آخرالزمان کے علمدار بنائے جائینگے۔ ایک علم اُن کے ہاتھ مین ہوگا دوسرا عیسائیون کی [illegible] کے ہاتھ مین تیسرا خراسان کے بادشاہ کو دیا جائیگا جس [illegible] مین سنوسیون کی طرح پرہیزگاری [illegible] ہونگی انکے رنگ سُرخ و سفید جسم چوڑے چکلے عقل اہل یورپ کی تیز [illegible] سابقہ کے مسلمانون کا سا حضرت امام اس بادشاہ کو بہت دوست رکھینگے اس بادشاہ کے نام [illegible] تقرب الہی کے القاب ہونگے۔ اتنا کہکر شیخ نے فرمایا اب میرے درود کا وقت ہے۔ آپ تشریف [illegible] کسی وقت تشریف لائیگا [illegible] دوست کے ہمراہ اُٹھکر اپنے کمرہ مین چلا آیا مجھپر شیخ کی باتون نے [illegible] کانون مین سنسناہٹ کی آوازین اور آنکھون کے آگے [illegible] سلسلے جھروکون مین سے کوسون تک سمندر نظر آتا ہے۔ لب ساحل [illegible] کی ایک جنگی کشتی کھڑی ہوئی تھی [illegible] صبح شام ترکی فوج قومی ترانہ بجاتی اور [illegible] امام کے نعرے لگاتی ہے جسوقت ہم حضرت شیخ کی خدمت سے اپنے کمرے مین [illegible] اتفاقاً کشتی مین باجہ بج رہا تھا لیکن جسوقت سپاہیون نے نعرہ لگایا تو مجھپر [illegible] ہوگئی

پلنگ سے گر پڑا اور مضطربانہ تڑپنے لگا۔ طرابلسی دوست [illegible] بالاخانہ سے نیچے گر جانے مین کوئی کسر رہی تھی [illegible] کسی قوالی [illegible] اور سنوسی شیخ کی صحبت [illegible] ایسی

گزرین جنہون نے کانون کے ذریعہ دل و دماغ کو پر کیف بنا دیا۔

دوسرے دن مین جناب مولوی عبد الستار الخیری صاحب کے ہان مدعو تہا۔ رات کو کھانے کے بعد دیر ہوگئی اس واسطے حضرت شیخ سے ملاقات نہو سکی تیسرے دن صبح کو روانگی تھی نماز پڑھتے ہی شیخ کے کمرہ مین گیا اور اُنسے رخصت چاہی۔ شیخ نے فرمایا ہم رات کو منتظر رہے تم کہان تھے عرض کیا دہلی مین ایک رئیس ہین خانبہادر ڈپٹی عبد الحامد اُنکے صاحبزادون مولوی عبد الجبار الخیری و مولوی عبد الستار الخیری نے یہان بیروت مین ایک دار العلوم کھولا ہے اور وہین رہتے ہیں۔ کل اُنکے یہان دعوت مین دیر ہوگئی۔ اور جناب کے فیض صحبت سے محروم رہنا پڑا ارشاد کیا ہان ہمنے بھی اس دار العلوم کا ذکر سُنا ہے +

اسکے بعد مین نے عرض کیا پرسونکی باتون کے ضمن مین مجکو یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کے بعد ہندوستان کے مسلمانون کو کیا روش اختیار کرنی چاہیے نیز جبتک کہ انکا ظہور نہو ہم انکے خیر مقدم کے لئے کیا سامان مہیا کرین۔ فرمایا۔ ہان! بیشک یہ سوال بہت ضروری ہے۔ حضرت امام کے ظہور کے بعد مین نہین بتا سکتا کہ تم لوگون کا کیا کام ہو کیونکہ اُسوقت ہر قسم کی رہنمائی اور ہدایت کے وہی یعنی حضرت امام مختار اور ذمہ دار ہونگے۔ ہم مین سے کسی کو دخل دینے کا حق نہوگا۔ نہ اسوقت ہمین اختیار حاصل ہے کہ اُنکی خلافت کے عملدرآمد پر گفتگو کرین البتہ اُنکے ظہور سے پہلے کا زمانہ ایسا ہی جسپر مین تم کو مشورہ دے سکتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ تم لوگ مجموعی طور پر کوشش کرو ورتم مین کا ہر فرد اس کوشش مین شریک ہو کہ انگریزون کے سامنے اسلام کی تبلیغ ہوجائے کیا تعجب ہے کہ وہ عیسائی خلافت جسکا مسلمان ہونا مقدر ہی۔ انگریزونکی ہی ہو مین نے عرض کیا انگریزونکو ہم پر حکومت کرتے ہوئے سو برس ہو گئے۔ اُنہون نے مذہب اسلام کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ بیسیون انگریز وان نے اسلام کے متعلق کتابین لکھین۔ قرآن شریف کے ترجمے کیے۔ اب اُنکو ہماری تبلیغ کی کیا ضرورت ہے۔ شیخ نے فرمایا

نہیں بڑی ضرورت ہی جن انگریزون نے یہ کتابین لکھی ہین انہون نے اسلام کی اصلی صورت نہیں دکھائی تمکو چاہیے کہ پہلے خود اسلام کا حقیقی نمونہ بنجاؤ اسکے بعد فرداً فرداً اپنے حکام کو اسلام کی طرف رغبت دلاؤ۔ اسلام کے متعلق انکو جسقدر غلط فہمیان ہون دور کرنیکی کوشش کرو۔ اور اسلام کی روحانی تسلی اور تسکین کی کیفیت سے انکو آگاہ کرو نیز انکے کانون مین ڈالو کہ انگریزی تاج وتخت کے استحکام وترقی کے لئے مذہب اسلام مادی طور پر بھی بہت مفید وکارآمد ثابت ہوگا۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد انگریزی قوم کے قدم دنیا کے ہر گوشے مین جم جائینگے۔ میری طرف سے ہندوستان کے مسلمانون کو پیغام دینا کہ وہ امام آخرالزمان کے ظہور تک انگریزون کے ایسے خیرخواہ اور وفادار بنین اور اپنی اطاعت شعاری کو اس شان سے عمل مین لاکر دکھائین کہ انگریزی قوم برکت اسلام کی خود بخود قائل ہو جائے۔ نیز تمکو چاہیے کہ اپنے علما ومشایخ کی جماعتین انگلستان بھیجو تاکہ وہ وہان اسلام کی تبلیغ کرین مین نے عرض کیا مین آپکا پیام تو پہونچا دونگا اور ممکن ہے کہ قوم کے چند افراد اس پر عمل کرنیکے لئے بھی تیار ہو جائین۔ مگر مجموعی طور پر ساری قوم کا ادہر متوجہ ہونا ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ ہمارے گردوپیش ہندوستان مین حاجتون اور کامونکا انبار لگا ہوا ہے۔ ہر چیز ہم کو ایسی ہی ضروری معلوم ہوتی ہے جیسی ضرورت کا آپنے ذکر فرمایا۔ ایک یونیورسٹی کا معاملہ ہے جسکا ذکر آپنے سُنا ہوگا۔ جب تک ہماری قوم کے سب افراد تعلیم یافتہ ہو جائین اپنے نیک وبد کو نہین سمجھ سکتے۔ تبسم آمیز لبشرے سے فرمایا دیکھو پھر وہی مایوسی کی باتین۔ ہمت نہ ہارو۔ خدا کی مدد کے امیدوار رہو۔ اور ہان! جب تمہاری یونیورسٹی قائم ہو جائے تو نصاب تعلیم مین ایک شاخ ایسی ضرور رکھنا جسمین نکات قرآنی پر غور کیا جائے۔ قرآن شریف پر غور کرنے سے سائنس کے وہ عجیب و غریب کمالات نکل آئینگے جنکا اہل یورپ کو سان گمان بھی نہیں

اسکے بعد حضرت شیخ نے کچھ آیتین مجکو لکھوائین جنمین آنیوالی چند ایجادونکا اشارہ پایا جاتا تھا

پھر فرمایا ہمارے حضرت شیخ الاعظم سنوسی الاکبر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند موجودہ شیخ کو وصیت فرمائی تھی کہ حضرت امام آخر الزمان کے خیر مقدم کے لیئے مسلمانونکو تیار کرنا چاہیئے تیاری محض جنگی نہیں بلکہ تقوے اور پرہیزگاری کا اختیار کرنا۔ اور اُسکا سبب مسلمانون مین پھیلانا لازمات سے ہے۔ دل اور زبان کو ایک رکھو۔ جو کہو وہی کرو۔ سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرو۔ نئے زمانے والونکی طرح دولت پرستی اور منافقانہ چال چلن سے اپنے دامن زندگی کو بچاؤ۔ اور جسطرح ممکن ہو۔ اخوت اسلامی کو مستحکم کرو۔ یہ تھی ہمارے شیخ الاعظم کی وصیت جو اُنہون نے اپنے جانشین کو فرمائی۔ اور مین نے تمہارے سامنے نقل کی الققہ۔ ان تمام مذکورہ حالات و واقعات سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ اسلامی ممالک مین مذہبی تحریکین زور شور سے پھیل رہی ہین اور وہ لوگ اپنے وجود کو دین و دنیا کے لئے کار آمد بنا رہے ہین۔

اضافہ حواشی

دو عجیب تحریرین

الحمد للہ رسالہ سنوسی کا تیسرا ایڈیشن بھی ایک تھوڑے عرصہ مین فروخت و تقسیم ہوگیا اب چوتھی بار پھر اسمین ایسی چند نادر چیزون کا اضافہ کیا جاتا ہے جو اہل ہند کے واسطے عجیب و غریب ہین انمین ایک تو **قطب مصر** حضرت شیخ عبد الفتاح کی خاص دستخطی تحریر ہے۔ ناظرین اس بزرگ کامل کے اسم گرامی سے بے خبر نہین ہین۔ ابھی اس رسالہ مین انکا تفصیلی ذکر آچکا ہے۔ آپنے مکہ معظمہ سے ایک نوازشنامہ اپنے قلم سے لکھکر فقیر کو بھیجا ہے۔ اس مکتوب شریف کی بالائی دو سطرونکا بعینہ نقشہ پیش کش ہے جسمین حضرت کا نام نامی مصری

رسم الخط مین ملاحظہ کیجئے - اور آنکھون سے لگائیے اس پر آشوب زمانہ مین ایسے اولیائے کرام کہان میسر ہین - اور انکا دستخطی تبرک کسکو نصیب ہوتا ہے -

دوسری تحریر بابی فرقہ کے پیشوائے اعظم جناب عبد البہا عباس آفندی کے خامۂ قلم کی لکھی ہوئی ہے - بابی فرقہ کا نام اکثر لوگ جانتے ہین - اسکے بانی جناب باب ایران کے رہنے والے تھے - انھون نے ایک مرد کامل اور رہبر صادق کے ظہور کی خبر دی تھی وہ رہبر جو دین اسلام کی تجدید کے ساتھ تمام دنیا کے باشندونکو ایک عالمگیر ابدی تسلی و تسکین کا ذریعہ بتائے - باب نے بیان کیا کہ مین اس آنے والے کا دروازہ ہون - چنانچہ باب کی پیشین گوئی کے موافق جناب بہاء اللہ نے دعوے کیا کہ جسکی بشارت دیگئی ہے وہ مین ہون - ایران مین انکے دعوے نے ایک تہلکہ ڈالدیا تہا - بے شمار خلقت انکی پیرو ہو گئی - یہ لوگ بابی کہلاتے ہین - انکا اثر یورپ و امریکہ مین بہت ترقی کر رہا ہے بابیون کے بیان کے موافق لاکھون یورپ والے بابی ہوگئے ہین - ہندوستان مین بھی انکے دو داعی حکیم مرزا محمود و مرزا محرم آئے تھے - اور مجھسے دہلی مین ملے تھے بمبئی مین تو شاید مرزا محرم نے مستقل طور پر دعوت کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے - اس فرقہ کے عقائد عام نہین ہین لیکن جسقدر مجھکو معلوم ہوئے وہ مینے رسالہ "امام مہدی کے انصار" مین لکھدئے ہین - کیونکہ اسی مین جناب باب کے دوسرے جانشین جناب عبد البہا عباس آفندی کی ملاقات کا شرح و بسط سے ذکر ہے - جو مصر مین ہوئی تھی - عبد البہا عباس آفندی جناب بہاء اللہ کے فرزند ہین - اور آجکل عکہ مین رہتے ہین - مگر میرے زمانہ سفر مصر کے ایام مین مصر آئے ہوئے تھے - وہان ان سے میری بڑے معرکہ کی ملاقات ہوئی مین نے ان سے صاف صاف کہدیا کہ مجکو آپکے عقائد سے اتفاق نہین - اور نہ مین مذہبی مباحثہ کرنے آیا ہون - مین صرف دو باتین دریافت کرتا ہون - ایک تو یہ کہ آپکا تصوف اور اہل تصوف کی نسبت کیا خیال ہے - اور دوسرے یہ کہ مسلمانون سے آپکو کچھ تعلق ہے یا نہین

اور ہے تو آپ موجودہ مسلمانانِ عالم کی بہبودی و ترقی کی کوئی صورت بتاسکتے ہین یا نہین جناب عبد البہا عباس آفندی نے جواباً ایسی پر اثر تقریر کی جسکے حرف حرف سے اسلامی محبت ٹپکتی تھی۔ گویا اُنھون نے دین اسلام سے وہ دلی خلوص و تعلق ظاہر کیا جو ایک پکے مسلمان کو ظاہر کرنا چاہیے۔ اور آخر مین یہ فرمایا کہ مسلمانونکی بھلائی اسمین ہے کہ وہ ماننہ رسولخدا صلعم و صحابہ کرام کی حالتون پر غور کرکے انکی پیروی اختیار کرین جن اسباب سے انکی ابتدا مین ترقی ہوئی تھی انہی سے آخر مین ہوگی۔ تصوف کی نسبت اُنھون نے اپنے پدر بزرگوار جناب بہاء اللہ آفندی کا ایک رسالہ دیا اور کہا جو کچھ اسمین لکھا ہے وہی میرا عقیدہ تصوف و اہل تصوف کے بارہ مین ہے اور وہی میری جماعت کا۔ آخر مین مینے درخواست کی کہ اس تقریر کو اپنے قلم سے لکھ دیجئے چنانچہ اُنھون نے اس کو قلم بند کرکے مجکو دیدیا۔ یہی وہ تحریر ہے جسکا ذیل مین بعینہ نقشہ دیا جاتا ہے۔ اِس عربی عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔

اس اُمت کے زمانہ آخر کی اصلاح انہی اسباب پر منحصر ہے جو ایام اولین مین ذریعہ ترقی بنے تھے۔ (اسکے بعد فصیح و بلیغ الفاظ مین عرب کی پستی و زبونی کا ذکر کرکے لکھا ہے) کہ اللہ تعالے نے ایک **قوۃ معنویہ** یعنے رسولخدا صلعم کے ذریعہ سے انکو اوج کمال تک پہنچا دیا۔ پس جسطرح ابتدائے ایام مین سعادت ابدی قوت معنوی سے حاصل ہوئی تھی اسی طرح اب آخر زمانہ مین بھی مسلمانون کا عروج قوت معنوی سے ہوگا۔ اور وہ قوت معنوی ہر جگہ ایسی محیط ہوجائے گی جیسے روح جسم مین نیرتی پھرتی ہے۔ اور اسپر چھائی ہوئی ہے۔ معنوی قوت کے آثار (ظہور) خارق عادات ہونگے۔ بلکہ ایسے جو عقل و ادراک کو عاجز کردین۔ اس قوت کے سامنے گردنین جھک جائینگی۔ اور ادازین پست ہوجائینگی۔ (یعنے جن آوازون کا عالم مین چرچا ہوگا وہ سب اس قوت معنوی کے ظہور سے دب جائینگے۔

اس تحریر مین جناب عبد البہا عباس آفندی نے اپنی یا اپنے والد کے عقیدہ کی نسبت

کوئی اشارہ نہین کیا - کہ وہ قوت معنوی ہم ہین اور اگر اِن کے دل مین ہو تو مجھے اس سے کیا سروکار - مین نے تو اسوقت بھی اس تحریر کا مفہوم حضرت امام آخرالزمان یعنے مکہ مکرمہ مین ظاہر ہونیوالے مہدی موعود کو سمجھا تھا - اور آج بھی اسی نیت سے اس تحریر کو شایع کرتا ہون کہ بابی فرقہ کے مقتدائے اعظم کا بھی فتویٰ ہے کہ مسلمانونکی صلاح و فلاح حضرت امام کے ظہور پر منحصر ہے

اِس تحریر کے نیچے حکیم مرزا محمود نے بھی کچھ لکھا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ اوپر کی تحریر خاص حضرت عبدالبہاء مرکز میثاق کے قلم کی لکھی ہوئی ہے

جہان یہ معلوم کر کے خوشی ہوتی ہے کہ اس رسالہ کا خاطر خواہ اثر ہوا - لاکھون مسلمان اسکو نظر شوق و قبولیت سے دیکھ رہے ہین - بے نمازی نماز پڑہنے لگے اور گنہگار توبہ استغفار پر متوجہ ہو گئے وہان یہ افسوسناک بات بھی سننے کے قابل ہے کہ بعض وہابی اخبارون اور نیچری مضمون نگارون نے حضرت امام کے ظہور اور اس رسالہ کی اشاعت پر دریدہ دہنی سے سخت اعتراضات کئے ہین - اور انگریزی سرکار کو بھڑکایا ہے کہ یہ نہایت فتنہ انگیز کتاب ہے - مین ان سب کے حق مین دعائے خیر کرتا ہون خدا تعالےٰ ان کو ایمان کی روشنی عطا فرمائے اور اس فضول مسلم آزاری سے محفوظ رکھے اوّل تو انگریز ایسے نادان نہین ہین کہ خواہمخواہ اس دینی و مذہبی کام مین رخنہ انداز ہون - اور اگر انکو دشمنانِ اسلام کے کہنے سننے کا یقین آگیا تو مین ہر حال مین خدا کی مرضی پر شاکر ہون - حق بات سے زبان نہین روکونگا -

یہ کتاب اس نازک وقت مین شائع ہوئی جب حضرت امام مہدی کا نام لیتے ہوئے لوگ ڈرتے تھے - کجا کہ انکی آمد کی خبر چھاپ دیگئی - یہ آسان کام نہ تھا - مگر افسوس کہ بعض حریص اور طامع حضرات نے میری اجازت کے بغیر اسکو غلط سلط چھاپ لیا - یہ نہ سمجھے کہ ردّ و بدل کر کے چھاپنے اور پھر اسکو میرے نام سے منسوب کرنے مین کس قدر

نقصان ہے۔ مین نے جس پیرایہ سے اسکی ترتیب دی ہے اسکے خلاف ذراسی ہیر پھیر مین قانونی گرفت کا اندیشہ ہے۔ میرے دوستون نے بمبئی کے ایک سوداگر پہ جسنے تحفہ جواہر نگار کے نام سے اس رسالہ کو توڑ مروڑ کر چھاپ دیا ہے۔ دعوی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ تاکہ دوسرون کو عبرت ہو کہ رجسٹری شدہ کتاب کا چھاپنا ایسا ہوتا ہے۔ مگر مین کسی کو تکلیف دینی نہین چاہتا۔ اسلئے دوستون کو روک دیا۔ تاہم یہ اعلان کرنا ضروری ہے کہ اگر اس غلط اور ردی کتاب کو شایع کرنے سے بند نہ کیا گیا تو حفظ ذات کے خیال سے چارہ جوئی کرنی پڑے گی۔

قیمت کی زیادتی کا لوگون کو بہت شکوہ ہے۔ وہ یہ تو سمجھین کہ جب مین اس قسم کی ضروری تحریرات کے لئے کسی سے ایک پیسہ چندہ نہین مانگتا تو پھر ہزارون کتابین مفت کیونکر تقسیم کر سکتا ہون۔ اسکی یہی طریقہ ہے کہ جو کچھ اس گرانی قیمت مین نفع ہوتا ہے اسکو مفت کی مد مین شامل کر دیا جاتا ہے۔

امام مہدی کے انصار اور اُن کے فرائض۔ اس نام کی جس کتاب کا اعلان کیا گیا تھا وہ بالکل تیار ہے ناظرین سپارہ سے چار آنہ قیمت بھیجکر منگا سکتے ہین۔ اسمین چار آنے قیمت کے اور دو پیسے محصول ڈاک ہین یا وی پی طلب کرین۔ حسن نظامی

نوٹ ۔ سُنا ہوگا۔ کہ اٹلی نے جدہ و ینبوع پہ فوجکشی کا ارادہ کیا ہے۔ یہ مقامات مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی بندرگاہین ہین۔ کیا اب بھی اس پیشین گوئی کی صداقت مین شک باقی رہگیا۔ کہ ظہور مہدی سے پہلے کفار حرمین پہ حملہ کرنیکا سامان کرینگے۔ اور مسلمانونکی بہت حیرانی و پریشانی مین حضرت امام کا ظہور ہوگا۔ کیا عجب ہے کہ یہ وہی وقت ہو۔ اور سنہ ۱۳۳۲ھ مین سنوسی کی خبر کے مطابق حضرت امام کا ظہور ہو جائے۔ اور اگر ابھی وہ وقت نہین آیا تو سنہ ۴۰ تک ظہور بالکل یقینی ہے کیونکہ متعدد بزرگونکی پیشین گوئیون کو ملایا جائے تو سنہ ۴۰ تک سبکا اتفاق ہو جاتا ہے یعنی بعض نے سنہ ۳۰ کہا بعض نے سنہ ۳۵ بعض نے سنہ ۴۰ کہ سنہ ۴۰ کی اندر اندر

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام
على أشرف المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته من عبد الفتاح المسلمي
إلى حضرة جناب الخواجه حسن نظامي

قطب مصر حضرت مولانا الشیخ عبد الفتاح کا نورانی نوشتہ

منقولۂ اعظم فرقہ بابیان جناب عبد البہا عباس آفندی اور اُن کے داعی حکیم مرزا محمود شیرازی کے دست خاص کی تحریریں صفحہ ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیے۔

هذه الامة لا تصلح اواخرها الا بما صلح به اوائلها كانت العرب متشتتة الشمل متفرقة الجمع خائضة في غمار الجهل
تائهة في فيافي الضلال ساقطة في حضيض الوبال لا خلاص ولا مناص من الهبوط والسقوط في اسفل الدركات
فشملتها نظرة من اللحظات الرحمانية واختصت بموهبة من المواهب السبحانية وايدت بقوة معنوية واشرقت عليها
الانوار وانكشفت لها الاسرار وشاعت وذاعت فيها الآيات والآثار فانتعشت [illegible] [illegible] وتجددت
واسلفت واستشرقت واضاءت الآفاق بنور الاشراق وترقت في مدة قليلة الى اعلى مراقي الفلاح والنجاح
فاصبحت في اعظم درجة من الفضائل كاشفة لظلام الرذائل مركزاً للسنوحات الرحمانية ومهداً للفيوضات
الربانية سائقها الرب الرحيم وقائدها النبي الكريم ذو الخلق العظيم وما ارسلناك الا رحمة للعالمين صلوات
عليه وعلى الانبياء والمرسلين فلا شك ولا شبهة ان السعادة الابدية في النشأة الاولى والنشأة
الاخروية موكولة على القوة المعنوية السارية الجارية سريان الروح في العروق والشريان ولها
آثار خارقة للعادات بل معجزات تاهت فيها العقول والادراكات ذلت لها الاعناق وخضعت لها الرقاب
وخشعت لها الاصوات والله يهدي من يشاء الى سواء الصراط ويختص برحمته من يشاء

عباس

این لوح مبارک از اثر قلم اعلی حضرت عبدالبها مرکز میثاق روحی لذکره الاعظم الاقدس فداست
بخواهش جناب خواجه حسن نظامی صاحب
که در ۲۳ جمادی الثانی سنه ۱۳۲۹ مطابق ۲۱ جون سنه ۱۹۱۱ دهلی هند صادر گردید
عبده [illegible] میرزا محمود [illegible]
دبیر حلقه نظام المشایخ
در [illegible]

تمام شد

مضامین خواجہ حسن نظامی

گروہِ مشائخ صوفیہ مین سیدی حضرت خواجہ حسن نظامی خواہرزادہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رح کی مثل اور کوئی شخص ایسا نہین پایا جاتا جسکو اپنے خاندانی فیوض و برکات کا بھی پورا حصہ ملا ہو۔ اور نئے زمانہ کی واقفیت وشناسائی میں بھی اچھی دستگاہ رکھتا ہو۔ علی الخصوص انشاء پردازی مین تو حضرت خواجہ صاحب ملک کے اکثر مشہور چوٹی کے مضمون نگارون مین شمار کیئے جاتے ہین۔ بلکہ آپکے طرز تحریر اور حسن بیان کی برابری کرنے والا ہندوستان بھر مین کوئی نہین ٭

آجتک جسقدر مضامین اخبارات و رسائل مین آپکے شائع ہوئے ہین اُنکا انتخاب چھپوایا گیا ہے ۲۲۵ صفحے سے زیادہ ضخامت اور ۲۰ × ۲۶ کاغذی تقطیع ہے۔ اس مجموعہ مین دہلی کے شہزادون کی نسبت بیس کے قریب وہ دردناک مضمون ہین جن کا سارے ہندوستان مین غلغلہ ہو چکا ہے۔ نیز تصوف کے مسائل تصوف کو نہایت دلکش پیرائے مین بیان کیا گیا ہے۔ دیا سلائی۔ مٹی کے تیل۔ لیمپ اُلو۔ مچھر وغیرہ رکیک مضامین مین وہ حقائق و معارف نکالے ہین کہ پڑھنے والا سرشار ہو جاتا ہے ٭

جناب میر نیرنگ صاحب نظامی بی اے وکیل انبالہ نے اسپر ایک نہایت دلچسپ و معنی خیز دیباچہ لکھا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ٭

منیجر نظام المشائخ دہلی فیض بازار سے طلب کرین

اسرار

اُس بےمثل کتاب کا اردو ترجمہ ہے جو بابی فرقہ کے بانی جناب بہاءاللہ آفندی نے رموز تصوف پر لکھی تھی۔ اور جو ممدوح کے جانشین و فرزند رشید جناب عبدالبہا عباس آفندی کے پاس بطور ایک بیش قیمت یادگار کے تھی۔ جسکو عباس آفندی نے حضرت خواجہ حسن نظامی کو بطور تحفہ نذر کیا تھا۔ سب مسلمانوں خصوصاً مشائخ کے پڑھنے کی قابل ہے قیمت ۸

جاماسپ نامہ

بانی مذہب آتش پرستی جناب زرتشت کے خلیفہ اعظم حکیم جاماسپ نے علم نجوم کے حساب سے قیامت تک کے آنیوالی واقعات کی خبریں دی ہیں۔ ژندزبان سے ایک ایرانی نے فارسی میں ترجمہ کیا۔ اور فارسی سے ملا محمد الواحدی صاحب نے سلیس اردو میں لیا۔ قیمت صرف ۴ر

شواہد نظامی

سلطان دین والمشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رح کے حالات میں سب سے بڑی کتاب۔ اردو زبان روحانی فیضان۔ صوفیانہ معلومات کا خزانہ قیمت علاوہ محصول عہ ر

روزنامچہ خواجہ حسن نظامی

بابت سفر سنہ ۱۹۰۷ء۔ جس میں بمبئی کے تمام دلچسپ نظارے۔ مندر سومنات کے چشم دید حالات۔ غازی محمود غزنوی کے جنگی میدان کے سین۔ ریاست مانگرول کے مشہور تبرکات۔ ریاست جوناگڈھ کے تاریخی مقامات۔ احمد آباد گجرات کی قابل دید عمارات اور بزرگان دین کے مزارات۔ ریاست بڑودہ کا شاندار جلوس اور عجیب و غریب قلمی قرآن شریف وغیرہ کی کیفیات درج ہیں مرتبہ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ

قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول

منیجر نظام المشائخ دہلی فیض بازار سے طلب کریں